عراق سے امریکی افواج کی واپسی

گزشتہ ماہ عالمِ اسلام کے لئے مسرت کی ایک بڑی خبر عراق سے امریکی افواج کے انخلاء اور واپسی کی ہے۔ ایک دہائی قبل امریکی استعمار بڑی ڈھٹائی اور بربریت کے ساتھ عراق میں اپنے تمام تر افواج وسپاہ کے ساتھ اس زعم کے ساتھ داخل ہوا تھا کہ عراق کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے بعد اسے مشرق وسطیٰ میں ہمیشہ کے لئے سیاسی اور عسکری واقتصادی بالادستی حاصل ہوجائے گی۔ لیکن عراق اس کے لئے پھولوں کی سیج ثابت نہ ہوسکا بلکہ وہاں کے بہادر عوام نے اِسے ان دس برسوں میں افغانستان کی طرح اندر سے بُری طرح کھوکھلا کردیا ہے اور نہتے مجاہدین نے مردانہ وار امریکہ کا بھرپور مقابلہ کیا اور ان کے وہ تمام دعوے غلط ثابت کردیئے کہ عراقی عوام بُودل اور ناتجربہ کار ہیں۔ اگر مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں ذوداثر نہ ہوتیں تو امریکہ تیل سے مالا مال اس خطے سے اتنی جلدی کبھی بھی راہ فرار اختیار نہ کرتا۔ گوکہ امریکہ نے عراق میں ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کردی ہے اور جس سے امریکہ کی عراقی کمبل سے گلوخلاصی ہوگئی ہے' لیکن اِسے راہِ فرار کا راستہ اور وقتی عارضی کامیابی شیعہ سُنی مسلکوں میں جنگ کراکر حاصل ہوئی اور برطانیہ کی طرح اِس نے عراق میں بھی اِن دونوں گروہوں کے درمیان ایک نہ ختم ہونے والی مسلسل جنگ اور نفرت کی چنگاریاں ڈال دی ہیں' تب کہیں جاکر اس کی جان چھٹی۔ اگر مسلمانوں میں باہمی تفرقہ' تعصب اور نسل پرستی کے جراثیم نہ ہوتے تو یقیناً عراق بھی افغانستان کی ہی طرح امریکہ کے گلے کا چھچھوندر بن کر کافی عرصہ رہتا۔ دیکھتے ہیں کہ اب عراق کی کٹھ پتلی حکومت کب تک امریکی بیساکھیوں کے سہارے کتنی دیر تک چل سکتی ہے؟ عراقی صدر اور نائب صدر کے درمیان اور دیگر پڑوسی ممالک کے ساتھ اِس حکومت کے تعلقات بگڑنا شروع ہوگئے ہیں۔ عراق سے امریکی انخلاء کے بعد آج یہ سوال ایک بار پھر دنیا اور مسلمانوں کو امریکیوں سے کرنا چاہیے کہ آخر تمہیں ان دس سالوں میں وہ ایٹمی ہتھیار کیوں نہ ملے؟ جس کو بنیاد بنا کر تم نے لاکھوں بے گناہ عراقی مسلمانوں کا خون ہلاکو اور چنگیز کی طرح اس عہدِ جدید میں پانی کی طرح بہایا۔ کیا مسلمانوں کا خون پیٹرول سے بھی ارزاں ہے؟ ۹/۱۱ کے تین چار ہزار لوگوں کی جانوں کا دُکھ تم ہر سال مناتے ہو لیکن اِنکے انتقام میں تم نے عالمِ اسلام کے لاکھوں مسلمانوں کو شہید اور تاراج کردیا۔ کیا اس بربریت اور غلط جنگ لڑنے پر عالمِ اسلام عراقی مسلمانوں کا خون بہا امریکہ سے طلب نہیں کرسکتا؟ اور اس عظیم بے وجہ قیامت صغریٰ بپا کرنے پر بھی امریکہ سے عالمِ اسلام کوئی احتجاج نہیں کررہا اور نہ کوئی تاوان جنگ طلب کررہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آج عراق صدام حسین کی حکومت گرنے کے بعد اور امریکی حملے اور نام نہاد "ترقی" کے بعد کتنا مستحکم اور توانا ہوا ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق خود امریکہ میں بھی عراق پر بے وجہ فوجی مہم جوئی اور اربوں ڈالر کے ضیاع' فوجی ٹیکنالوجی کی ناکامی اور عراق کیلئے زیرِ ترتیب دیئے گئے تمام کاروباری وسیاسی منصوبے بری طرح ناکام ہوگئے ہیں اور امریکہ عراق میں ہر محاذ پر شکست خوردہ ہوکر پیچھے سے راہِ فرار اختیار کرچکا ہے۔ اس کامیابی پر عالمِ اسلام کو اپنے بھرپور ردِ عمل کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔	ع	بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے